

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۳۴ - جلد ۹ | لودیانہ ۲۵ اگست ۱۸۸۱ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

خیال کیا گیا ہے کہ ایوب گورنمنٹ سے صلح کی درخواست کرے گا = کابل پر حملہ آوری کے لئے ایوب خان فوجیں سکھا رہا ہے = کُل ہند میں بخاری ہیضہ کی اندنوں چھیڑ چھاڑ ہے = حضور کمانڈر انچیف شروع اکتوبر میں شملہ چھوڑینگے = اے سی لائل صاحب وسط ستمبر میں ولایت جائینگے = ارنیل سی گرانٹ صاحب آپکے جانشین ہونگے = پرنس کمشنر صاحب نے یقین دلایا ہے کہ آگرہ میں دربار نہ ہوگا = روس آجکل انگلستان پر خوش معلوم ہوتا ہے = گورنمنٹ کا خیال اسوقت اپنے توپخانوں کی درستگی کیطرف رجوع ہے = حضور ویسرائے یکم نومبر کو شملہ چھوڑ دوم دسمبر کو کلکتے پہونچینگے = ۱۵ تاریخ کو راجہ صاحب فریدکوٹ رونق افروز شملہ ہوئے = منعقات تار برقی کے نرخ میں اور بھی تغیر تبدیل ہونے والا ہے = امیر کے سفیر میر احمد کی ابتک حضور ویسرائے سے ملاقات نہیں ہوئی = ریلوے پولیس کو اڑانے کے بارے میں کلکتہ میں خاص کمیٹی ہوگی = شاہ فارس شیر کو مارتے ہوئے مرتے مرتے بچگئے = مسلمانان افریقہ کو سر کرنے کے لئے فرانس نے ایک لاکھ فوج بھیجی ہے = امرتسر میں حال دروازے کے باہر پچاس لاکھ کی لاگت پر تالاب بنے گا = برہما میں پندرہ برس سے کم عمر کی لڑکی کا بیاہ نہیں ہوتا = کلکتہ میں دیسی اور انگریزی ½۳ ہزار کنچن ہیں = روسی سیرالجر کو خاص دربار میں بلاکر شاہ جاپان نے ستفر خطاب دیا = ۴ کروڑ ۴۴ لاکھ روپیہ اس سال بطور محاصل ہند سے انگلستان کو جائے گا = فرانسیسیوں نے اپنے ہندوستان کی وزارت مال مسٹر آدم کو دی ہے = لارڈ بیکنسفیلڈ کی کل جائداد ½۲ لاکھ روپیہ ہے = پرتگال کے ساتھ انگریزی عہدنامہ خاطر خواہ ہوگیا = لنڈن ڈیلی نیوز کا خاص نامہ نگار حیدرو میں مقید ہوگیا تھا رہا کیا گیا = اخبار جام جمشید مراداباد کا اڈیٹر ۳ ماہ قید اور سو روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا = روس کا اخبار گولوس سخت لکھنے کے جرم میں ۶ ماہ کے واسطے معطل کیا گیا = لنڈن میں آسام ریلوے کے واسطے ہاتھوں ہاتھ ۴۰ لاکھ روپیہ چندہ ہوگیا = امیر عبدالرحمان کی ہند کی طرف بھاگنے کی صلاح پکی ہوئی ہے = ۳۲ لاکھ کے صرف سے بنگال میں تجارتی نہر بنے گی = ریاست منی پور اور برہما میں تنازعہ ہو پڑا۔ جسکو گورنمنٹ فیصل کرے گی = ٹائمز کہتا ہے کہ مسٹر گلیڈسٹون کے بعد گوشن صاحب وزیر اعظم انگلستان ہونگے = مکہ شریف میں فساد ابھی ختم نہیں ہوا = علمی کھوج کے واسطے ایک فرانسیس جماعت انٹاکوچک میں دیکھ بھال کر رہی ہے = پشاور کے سرحدی انتظام کی طرف گورنمنٹ کا خیال متوجہ ہے = روسیوں کا ہرات تک ریل بنانے کا ارادہ پختگی پکڑ رہا ہے +

نور افشاں

—— ایک تحریر سے ہمکو معلوم ہوا ہے کہ جناب ڈاکٹر میران بخش صاحب تخلص بہ عطارد جو کہ لاہور میڈیکل کالج کے ایک طالب علم تھے اب اسسٹنٹ سرجن کا پاس کر کے لاہور میو ہسپتال کے ہوس سرجن مقرر ہونے والے ہیں۔ انکی تقرری یکم اکتوبر سے عمل میں آویگی۔ صاحب موصوف نارووال مشن سکول کے تعلیم یافتہ اور وہیں کے کلیسیا کے ممبر اعلیٰ ہیں۔ اور علاوہ اعلیٰ درجہ کی لیاقت حاصل کرنے کے ایک عمدہ نوجوان مسیحی بھی ہیں۔ ہم انکو انکی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں اور اُمید ہے کہ وے اپنے اس کام میں جو کہ خدا نے اُنکے سپرد کیا ہے خاص مسیحی کام کی طرف بھی توجہ رکھینگے جہانتک ہمکو معلوم ہے اول ہی سے اُنکے مرکوز خاطر ہے +

—— ہمارے اخبار کے صیغۂ اشتہارات میں ایک اشتہار منجانب پوچ ہندر کھہ صاحب درج ہوا ہے جس سے کہ انکا افسوس و رنج اُنکے گرد پوچ مہتاب رکھہ صاحب کی وفات پر اور انکا خرچ بیان وغیرہ ناظرین کو معلوم ہو جاویگا۔ افسوس ہے کہ موت کے بعد جبکہ خرچ ردونے وغیرہ سے کچھ بھی فایدہ نہیں ہے اکثر اشخاص اپنے مال و قیمتی وقت کو ضایع کرتے ہیں۔ جس حالت میں کہ وہ بینے واسطے بہت ہی تھوڑا فکر کرتے ہیں کہ آخر کو اُنکا کیا حال ہوگا۔ تمام جہان کی دولت کا خرچ کرنا خدا کو گنہگار سے خوش نہیں کر سکتا +

—— اخبارات سے معلوم ہوا کہ سردار ولی محمد خان اور دیگر سرداران جو افغانستان سے پشاور اور انگر آباد ہوئے ہیں یہہ خیال کرتے ہیں کہ خاص شہر کابل کے باشندے امیر حال سے برگشتہ ہو رہے ہیں بار بار یہہ مشہور ہوتا ہے کہ محمد جان کو امیر عبد الرحمان خان نے گرفتار کر کے قید کر دیا ہے +

اگر یہہ افواہیں درست ہوں تو تعجب نہیں ہے کہ امیر کی حکومت خاص شہر میں بھی کچھ رعب و داب نہیں رکھتی ہے۔ اور اگر محمد جان قید ہو گیا ہے تو اُسکے تمام رشتہ دار وغیرہ بھی امیر صاحب کے جانی دشمن بنجاینگے +

—— ایک اور خبر سے معلوم ہوا کہ امیر کابل نے افغانستان کے شمالی سرداروں میں یہہ شہرت پھیلائی ہے کہ میر افضل ایوبخان قندھار پر قابض ہو گیا ہے اور میں ایک ہفتہ کے عرصہ میں قندھار کو جاؤنگا انہوں نے اپنی فوج کی تنخواہوں کا فیصلہ کر دیا ہے اور غزنی و قلعات غلزئی کو روپیہ اور اسباب جنگ روانہ کر دیا ہے۔ آج تک کابل میں امن و امان تھا +

—— کلکتہ کے بشپ صاحب انبالہ میں ۱۰ اکتوبر کو پہنچینگے امرتسر میں ۱۱ کو جہلم میں ۲۱ کو راولپنڈی میں ۲۲ کو پشاور میں ۲۷ کو ملتان میں ۱۴ نومبر کو اور لاہور میں ۱۶ نومبر کو اُمید ہے کہ اکثر اشخاص کو انکی تشریف آوری سے فایدہ اور خوشی حاصل ہوگی +

—— مہاراجہ پٹیالہ نے پنجاب یونیورسٹی کالج کو بتقریب دربار گورنر جنرل صاحب بہادر کے لاہور جانے کی یادگاری میں ۲۵ ہزار روپیہ دیئے ہیں جسکا خرچ اسطرح پر ہوگا کہ دس ہزار روپیہ کا سود لوگوں کو انگریزی سکھانے اور پڑھانے میں صرف ہوا اور ۵۰۰۰ روپیہ کا غزنی زبان کے طالب علم کو اگر اس زبان کا طالب علم نہ ہو تو گورمکھی پڑھنیوالے کو دیا جائے گا اور باقی ایک ہزار روپیہ کا سود کالج کے عام فایدہ کے لئے صرف ہو +

—— سوخان باغی نے جسکے پکڑنے کے لئے سرکار انگریزی اور دربار الور نے بہت سا انعام مقرر کیا ہے بروارہ سٹیشن کی تار برقی کو جو کہ الور کی حد میں ہے کاٹ ڈالا وہ ایک خط چھوڑ گیا ہے جسمیں وہ دھمکاتا ہے کہ وہ اپنی بغاوت کو جاری رکھیگا کیونکہ اُسکی تمام جایداد قرق ہو گئی ہے یہہ وہی شخص ہے جسنے کہ چار اور شخصوں کے ساتھ ضلع گورگاؤں قصبہ فیروز کے کانسٹبلوں کو ماہ اپریل میں مارا اُمید ہے کہ اب اُسکے پکڑے جانے میں زیادہ کامیابی ہوگی +

—— جدھر دیکھو ہیضہ ہی کی خبریں سننے میں آتی ہیں لاہور اور جالندھر میں نہایت ہی زور شور ہے اور ضلع لودیانہ کے ایک گاؤں میں کئی ایک واقع ہو چکے ہیں۔ کاش کہ لوگ اس حالت میں جبکہ چاروں طرف چلا چلی ہو رہی ہے اُس شخص کی طرف دیکھیں جس کے پاس نہ موت ہے نہ رونا نہ دھونا اور نہ کسیطرح کی بیماری +

—— اخبار انجمن ہند صوبہ اودہ میں مرقوم ہے بمقام متھرا بہار سوئی نام کے موضع خوبا سونار کے یہاں شادی تھی برات کے کھانے کی ترکاری میں ایک کالا سانپ پکوسے پک گیا براتیوں کے کھانا کھانے کے بعد اُسکا حال معلوم ہوا جبکہ اُنہوں نے اُس ترکاری زہر آلودہ کو دیکھا تو سب بیہوش ہو گئے بہت کچھ تدبیر کی گئی تو بھی ۲۴ گھنٹے کے عرصہ میں ۲۲ آدمی لقمۂ اژدہائے اجل ہو گئے افسوس نعشوں کا انبار لگ گیا ہوگا خدا ہدایت کرے جیسا کہ لوگ اُس کالے سانپ سے ڈرتے ہیں اُس سے زیادہ اُس پرانے اژدہائے شیطان سے ڈریں اور گناہ سے بھاگیں اور نئی زندگی مسیح میں حاصل کریں اور حیات ابدی پاویں +

بقیہ علم ہیئت کا بیان

ذیل کی باتوں سے اغلب فہم ہوتا ہے کہ سیارے آباد ہیں

۱۔ عطارد کا جرم آفتاب کے نزدیک ہے اور اُسکو روشن کرنے کو کوئی چاند درکار نہیں تھا اُسکے بعد دوسرے درجے والا زہرہ بغیر چاند کے ہے۔ بعد اُسکے زمین کا دورہ ہے اور چونکہ یہہ دورتر ہے ایک چاند ہمراہی کے واسطے روشنی دینیوالا اُسکو ملا +

۲۔ مشتری بہ نسبت زمین کے چار گنا دور ہے آفتاب سے یعنے مصدر روشنی سے اور زمین سے ہزار گنا بڑا ہے اسواسطے چار چاند دیا گیا اُسکو روشن رکھنے کیواسطے زحل اُس سے بھی دور ہو کر سات چاند اور ایک حلقہ پاتا ہے جا جیم سیدس یعنے ہرشل بھی چھ چاند رکھتا ہے۔ پس اگر اس زمین کے موافق ان سیاروں میں آبادی نہ ہووے تو یہہ سب ترتیبات کاہیکو ہووے +

۱۔ جو شخص کہ علم ہیئت سے واقف ہوتا ہے اللہ کو عظیم القدرت گنتا ہے +

۲۔ روشن ضمیر شخص اللہ تعالیٰ کی بزرگ مصنوعات پر کشادہ نظر رکھتا ہے گویا اُسکی یہانتک بزرگی کو افلاک کی کتاب میں مطالعہ کرتا ہے +

۳۔ نقل ہے کہ ایک دانا ہندو سورت اور دریا کو ابدی اور قادر سمجھ کے پوجتا تھا۔ جبکہ اس علم کی باتیں پڑھکے دلکی تاریکی دور ہوئی تب اُسنے صفائی دلسے اقرار کیا کہ انکو پوجنا عوض میں خدا کے محض بیہودگی اور نادانی ہے +

۴۔ وہ بولا کہ میں جو سب کو تیجر کے سامھنے گرتے دیکھتا تھا میں بھی کرتا تھا لیکن اب میرے نزدیک سورت اور دریا کا پوجنا اور مچھلی اور چڑیا کا پوجنا برابر ہے +

علم نجوم کے بیان میں

۱۔ انگلستان میں کئی ایک چند سے گذرے کہ بعضے انسان جنکو اور باتوں میں عقل بھی علم نجوم کو مانتے تھے کہ آدمیوں کی قسمت ستاروں سے معلوم ہوتی تھی مگر روشنی کا آنا جیسے اندھیرے گھر میں تاریکی کو دور کرتا ہے ویسا ہی علم ہیئت نے علم نجوم کو دور کیا۔ اب کوئی اہل وقوف ایک پل بھی اُسپر اعتبار رکھ نہیں سکتا ہے +

۲۔ ہندوستان میں علم نجوم کا ایسا رواج ہے کہ ہزاروں آدمی اُسکے بندے ہیں وے کسی سفر کو نہیں جاتے اور کسی عمارت کی بنیاد نہیں ڈالتے جب تک کہ اہل نجوم سے مصلحت نہ پوچھیں +

۳۔ ہرچند انسان فرمانبرداری سے ناخوش ہے لیکن بیکار نجومیوں کی غلامی کو جو اُنکا روپیہ پیسہ ٹھگ لیکے اُنکی بھلائی پر اپنے دل میں ہنستے ہیں قبول کرتے ہیں +

۴۔ نادانی بہت خطاؤں کی مادر کثیر الاولاد ہے دانا لوگ جانتے ہیں کہ سیارے ہماری مانند خدا کے حکم کے تابع ہیں اور اُسکے حکم کے بموجب چلتے ہیں فقط اللہ تعالیٰ ہماری قسمت کو ٹھہراتا ہے +

۵۔ بہت غریب نادان نجومی ہیں کہ اپنے روزگار کیواسطے ستارہ شناسی کا دعوی کرتے ہیں اور ہمارا شی کے موافق اس پیشے کو جاری کرتے ہیں +

۶۔ انسان کا دل علم غیب کے دریافت کرنے کا شوق رکھتا ہے۔ پس کچھ تعجب نہیں کہ نادان آدمی ان لوگوں کی باتونکو سنے کہ جو قسمت کے تبلانے کا دعوی بے محابہ کرتے ہیں ویسے مفعی سعد رہے کہ جسکا حال ڈھونڈھنے کو تھوڑے آدمی لائق ہیں +

۷۔ ایک فارسی حکایت ہے کہ جو علم نجوم کی بیہودگی پر ہاجی ہنسی لاتی ہے اور اس مقام میں اُسکا لکھنا سزاوار ہے +

۸۔ ایک نجومی ایک دن اپنے گھر آیا اور ایک بیگانہ آدمی اپنی بی بی کے پاس بیٹھا پایا جو اُسکو اسقدر گالی دیتا تھا کہ دونوں کی لڑائی سے تمام پڑوسی دق ہو رہے تھے +

۹۔ ایک صاحب دل نے اس بات کو غور کر نجومی سے کہا کہ تو جو نہیں جانتا ہے کہ تیرے گھر میں کون ہے کیونکر کہہ سکتا ہے کہ آسمان پر کیا ہے +

۱۰۔ بابل کے ایک بادشاہ کو عجیب طرح کا خواب ہوا تھا سو اُسنے اپنے ملک کے سب نجومیوں کی نادانی اصلاح کر دی اُسنے اُنکو حکم دیا کہ تم ہمارا خواب بتلاؤ اور اُسکی تعبیر +

۱۱۔ جو پہلا حکم بادشاہ کا تھا اُنسے نہ ہو سکا پس اُسکو معلوم ہوا کہ اُنسے دوسرا بھی ادا نہ ہوگا اور اُنکو انسانوں کے دغا دینے والے سمجھکے حکم دیا کہ وے قتل کئے جاویں +

باقی آئندہ

مسیحی عقائد نمبر ۳

جو (یسوع مسیح) روح قدس سے پیٹ میں پڑا۔ کنواری مریم سے پیدا ہوا یہہ رسولی عقیدہ کا تیسرا فقرہ ہے اور اسمیں مسیح کے مجسم ہونے کا بیان پایا جاتا ہے پچھلی تحریر میں مسیح کی ابنیت کی بابت بیان ہوا انجیل میں بغور دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مسیح کو ابن اللہ چار سبب سے کہا گیا +

(۱) وہ خدا کے ساتھ اخلاقی موافقت رکھتا تھا یعنے اُسکی روحانی حالت پاکیزگی محبت اور کل الٰہی افعال خدا کی مانند اور مشابہ تھے وہ خدا سے ایسی محبت رکھتا تھا جیسے بیٹا باپ سے اور خدا اُسپر ایسا مہربان جیسے باپ ہو بیٹے پر اِس معنی سے لفظ ابن وہاں مستعمل ہوا جہاں کہا گیا ہے کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے میں اُس سے خوش ہوں اِسی معنی سے ایوب کی کتاب میں آسمانی فرشتوں کو اور یوحنا کی انجیل میں ایماندار مسیحیوں کو ابن اللہ کا خطاب دیا گیا +

(۲) مسیح کو ابن اللہ کہا گیا ہے جب اُسکی اُلوہیت اُسکے شاگردوں پر پوری طرح منکشف ہوئی پولوس رسول کہتا ہے دوسرے زبور کا وعدہ تو میرا بیٹا ہے میں آج کے دن تیرا باپ ہوا مسیح کے حقمیں پورا ہوا جب وہ مردوں میں سے جی اُٹھا تب قدرت کے ساتھ وہ خدا کا بیٹا ثابت ہوا +

(۳) انجیل میں مسیح کو اسلیئے بیٹا کہا گیا کہ اُسمیں الٰہی ذات اور صفات موجود تھے ہم صدر میں بیان کر آئے ہیں کہ مسیح کی الٰہی ابنیت خدا کی ابوت سے ثابت ہوتی ہے کیونکہ اگر خدا ازلی باپ ہے تو اُسکا بیٹا بھی ازلی ہوگا وہ ازلی بیٹا یسوع مسیح میں مجسم ہوا بزرگ اگسٹین مسیح کی ازلی ابنیت یوں بیان میں عیاں کرتا ہے کہ گو ہم اپنے خیال میں ٹھہرا دیں کہ ہمارے سامنے ایک بڑا سمندر ہے جسکا پانی بلور کیطرح شفاف ہے اور جسمیں کسی قسم کی آندھی یا طوفان کا نام و نشان نہیں اِس سمندر کے کنارہ پر ایک ازلی پھول کھلا ہوا ہے اور اُسکا عکس اُس پانی میں ہمیشہ نظر آتا ہے یہہ پھول خدا کی ہستی کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اُسکا عکس اُسکے ازلی بیٹے کی طرف اِس بیان سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ جو خدا کا ظاہری کلام ہے انسانیت میں خدا کا باطنی کلام ہے الوہیت میں وہ خدا ہے خدا سے حقیقی خدا حقیقی خدا کے متولد ہے نہ بنایا ہوا نہیں جو جسم سے پیدا ہوا وہ جسم ہے جو خدا سے پیدا ہوا خدا ہے جو کہتا ہے کہ خدا اُسکا باپ ہے وہ اُلوہیت اُسمیں بتاتا ہے اِس مضمون کا مفصل بیان یوحنا کی انجیل کے پانچویں باب کی ۱۷ و ۱۸ میں ہوا ہے لیکن یسوع نے اُنھیں جواب دیا کہ میرا باپ اب تک کام کیا کرتا ہے اور میں بھی کام کیا کرتا ہوں تب یہودیوں نے اور بھی اُسے قتل کرنا چاہا کیونکہ اُسنے خدا کو اپنا باپ کہکر اپنے تئیں خدا کے برابر کیا دیکھو ۱۰ باب کی ۳۰ و ۳۶ کو بھی میں اور باپ ایک ہیں تم اُسے جسے خدا نے مخصوص کیا اور جہان میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اِن آیات سے ظاہر ہے کہ یہودی لوگ ابن اللہ سے مسیح نہیں سمجھتے تھے بلکہ گمان کرتے تھے کہ یہہ کفر کا کلمہ ہے کیونکہ اِسمیں سے دعوی اُلوہیت نکلتا ہے ابن اللہ کا لقب یا خطاب مسیح کے حقمیں یوحنا کی انجیل کی خصوصیت نہیں پہلے تین اناجیل میں بھی یہہ محاورہ پایا گیا تینوں انجیل میں سردار کاہن کے سامنے مسیح پر ایک خاص الزام اِسی امر کا لگایا گیا تھا کہ وہ خدا کے بیٹے ہونے کا دعوی کرتا ہے جب سردار کاہن نے پوچھا کیا تو خدا کا بیٹا ہے اُسنے اُنسے کہا جو تم کہتے ہو میں وہی ہوں سوا اِسکے لوقا کی انجیل میں مسیح سے پہلا کلام بیان ہوا ہے مسیح نے مریم سے کہا کیا تمنے نہ جانا کہ مجھے اپنے باپ کے یہاں رہنا ضرور ہے اِسی انجیل میں لکھا ہے کہ اُسکا سب سے پچھلا کلام یہہ تھا کہ اے باپ میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں +

(۴) جسواسطے مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں یہہ سبب ہے کہ وہ روح القدس سے پیٹ میں پڑا اور کنواری مریم سے پیدا ہوا انجیل میں اُسکی تفصیل یوں ہے کہ تب فرشتہ نے مریم سے کہا دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُسکا نام یسوع رکھیگی روح قدس تجھپر اُترے گی اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھپر ہوگا اِس سبب سے وہ قدوس بھی جو پیدا ہوگا خدا کا بیٹا کہلاوے گا علم الٰہی کا یہہ مسئلہ ہے کہ یسوع مسیح ابن آدم کی حالت میں بھی خدا کا بیٹا ہے وہ خدا کا بیٹا اسواسطے ہے کہ بے پدر دنیا میں پیدا ہوا اُسکی ماں مریم کنواری تھی کسی مرد کو نہیں جانا روح القدس کی قدرت سے حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی +

باقی آئندہ

منقولات

بقیہ نجات کیسے ملتی ہے

اور یہہ سونپنا یہہ سپرد کرنا یا حوالہ کر دینا ایسے پھر ایک سال یا کئی سال کے واسطے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیئے ہے اُس گماشتہ سے کیا فائدہ یا حاصل جسکی سپردگی میں تم کج اپنے سارے کاروبار و کارخانہ کر دیتے ہو اور کل اُسی کے مقرری کام میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگے۔ تمثیلاً سمجھو کہ تمہارا باپ بشرطیکہ تم اپنا سارا حساب وغیرہ اُسکے دفتر کی منبر پر رکھو تمہارے سارے قرض کو ادا کر دیگا وعدہ کرتا ہے اُس شرط کو بجالا کے اگرچہ باپ کو اپنا وعدہ پورا کرتے نہیں دیکھتے ہو تو بھی تمکو یقین کامل ہے کہ ضرور پورا کریگا پس تیرا اُسمیں ہاتھ ڈالنا بہت غیر مناسب ہوگا۔ اُسکی سچائی و وفاداری پر بھروسا کر کے تم اُس قرض کا ادا کرنا خوشی سے اُسکے ہاتھ سونپ دیتے ہو پھر اُسکا کچھ خیال نہ کر کے تم اپنے معمولی کام میں مشغول ہوتے ہو بس۔ اِسیطور پر تم اپنا مسیح پر



ایمان ظاہر کرتے ہو۔ دعا و منت کے وسیلے سے تم اپنی جان کا بھاری قرض اور ضرورت اُسکے سامھنے پیش لاتے ہو اُسے کچھ کرتے نہیں دیکھتے ہو تو بھی تم یقیناً جانتے ہو کر وہ مجھے یاد کیا کرتا اور اپنے وعدے سے کبھی غافل رہیگا نہ اُسے بھولیگا پس اپنا سب کچھ اُسکے ہاتھہ میں سونپ کر اور اُس سے فضل پا کے شکرگذاری و فرمانبرداری کے ساتھ اُسکی مرضی بجا لانے پر مستعد ہو۔ اُسکا یہہ ارادہ ہے کہ جو بھروسا تم کرتے ہو سو تمہارا دل و جان و مال اسباب اُسی کے سپرد کرنے سے ظاہر ہو شاید تم اُس سے کوئی کوئی نشان نئی خوشی یا خاص ارادہ بطور ثبوت کے کہ تم اُسکے ہوا اور اُسے قبول ہوئے ڈھونڈھتے ہو وہ اسکی یاد میں کہتا ہے اے جان خاطر جمع رکھو جس نے وعدہ کیا وفادار ہے وہ اپنا پورا کریگا۔ اسکا کلام سچا ہے اور کبھی بدلنے کا نہیں۔ اُسنے کہا ہے کہ جو کوئی نجات کے لئے مجھ پر بھروسا کرتا ہے میں ضرور اُسے بچاؤنگا۔ خدا کا کلام اُسکی ذات و صفات پر موقوف ہے۔ وہ ہمیشہ کا پس اُسکا کلام ابدالآباد تک قائم رہیگا قادر مطلق پُر رحیم و پُر دانا خدا اپنے کو کبھی جھوٹا نہیں کر سکتا پس اُس شخص کی وہ کیسے ہی لاچار نکما گنہگار کیوں نہو جو مسیح عیسیٰ پاس آکے اُسپر تکیہ کرتا ہے ابدی نجات کی بابت کچھ بھی شک و شبہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اِن باتوں سے یہہ صحیح و صریح ہے کہ مسیح پر ایمان ایسی کوئی پوشیدہ و پنہان بات نہیں ہے جیسا بعض لوگ اُسے سمجھتے جانتے ہیں لیکن ہر طرح سے صاف و صحیح بلکہ عقلی اور درست ہے جو معنے ایمان کے اوپر دیئے گئے سو عام لوگوں کی سمجھ میں آتے ہیں۔ دنیاوی لین دین کار و بار میں اُسکے یہی معنے ہیں۔ بلکہ یعنے کلام الٰہی عام لفظوں کو استعمال میں لاتا ہے تاکہ عام لوگ اُسکے معنے بخوبی سمجھیں لہذا جب خدا کا کلام فرماتا ہے کہ عیسیٰ مسیح پر ایمان لاؤ یا اُس پاس آنا اُسپر تکیہ کرکے آرام پانا ہے کوئی کیسا ہی جاہل یا ناخواندہ کیوں نہو اُسکے کہے کو سمجھ سکتا ہے اور ہر ایک ایماندار کو یقین ہے کہ وہ روح القدس کی تاثیر و قوت سے نجات بخش ایمان لاتا ہے۔ بے شک یہہ ہو سکتا ہے کہ کوئی دھوکا کھاکے کسی بد دیانت و بیوفا پر بھروسا کرے بلکہ بہتوں نے ایسا ہی کیا تو اِس بھاری معاملے میں ہوشیاری و تمیز نہی چاہئے کہ بھول نہ جاویں کیونکہ سچے ایمان میں کچھ عیب یا نقص نہیں آیا جھوٹے یا سچے پر یا ایماندار یا بد دیانت ہو ایمان ایک ہے مثلاً دوربین آیا لال یا سفید تارے کی طرف لگائی جائے ایک ہی ہے اُسکی ذات ایکسی ہی نہی رہتی ویسا ہی ایمان ہی میں کچھ خلل نہیں ہمیں سچے اور جھوٹے میں امتیاز کرنا ہے اور اِس امر میں خدا کے کلام پر پکا بھروسا کرنا۔ اُسکے وسیلے تمکو ہم روح کی ہدایت پاویں ساری مشکلات حل ہو جائینگی +

آخر میں اے پڑھنیوالے اپنے ایمان پر نہیں لیکن مسیح عیسیٰ پر تکیہ کرنے رہو۔ روح القدس تمکو اسبات میں ترغیب دیتا ہے۔ مسیح پر ایمان کی آنکھہ لگا جس طرح سے کہ لڑکا مدد کیلئے اپنی ماں کی طرف دیکھتا ہے جس طرح کہ مریض روگی کے لئے وکیل شفا و صحت کیواسطے طبیب کو اور ہدایت و راہبری کے لئے ہادی یا رہبر کو اپنے تئیں سونپتے ہو اُسی طرح حیات ابدی یا اپنی جان کی بھلائی و چنگائی و رہبری کے لئے اپنے کو مسیح عیسیٰ کے سپرد کر رکھو اور تم ہمیشہ کی زندگی پاؤ +

از مخزن المسیحی

مراسلات

خط

جناب ایڈیٹر صاحب مطبع نورافشاں زاد عنایتہ

تسلیم کے بعد عارض ہے عاموں براہ مہربانی مضمون ذیل کو جو آپکی خبر استماعی مندرجہ پرچہ ۲۱ رجولائی سنہ پر تحقیق ہو کر لکھا گیا ہے اپنے پرچہ اخبار میں درج فرماکر بندہ کو ممنون و مشکور غایت کا فرماویں مگر بہتر ہے کہ یہہ مضمون بذیل خبر لودیانہ درج کیجاوے فقط

راقم

اے۔ جی۔ آر

۲۱ رجولائی سنہ کو جو خبر بابت بیع ہونے مکان پوچ صاحب واقع لودیانہ اور مخبوط الحواس ہونے پوچ جی کی سرسری طور پر مسموع ہو کر مشہور اخبار ہوئی تھی اب اُسکی یوں اصلیت معلوم ہوئی کہ تھوڑے عرصے سے یہہ مکان پوچ صاحب نے بصرف لاگت خود تعمیر کیا اسمیں ایک مکان بنام بہادر دھرم سالہ بھی ہے ۲۲ رجون سنہ کو یہہ مکان اپنی ملکیت کا پوچ جی نے عند الضرورت خود بعوض مبلغ عـ۲۰۰۰۰ـہ ہزار روپیہ کے بذریعہ رجسٹری منتقل بنام مہاراجہ صاحب بہادر فریدکوٹ کرکے کل روپیہ قیمت کا روبرو صاحب ڈپٹی کمشنر فیروزپور راجہ صاحب بہادر سے وصول کرلیا اور مہاراجہ صاحب نے اپنی فرخ ہوصلگی سے دہرم سالہ کو بدستور سابق واسطے فرودکشی و آرام مسافران کے رکھنا تجویز کیا پوچ صاحب تو اُس مکان کے فروخت پر آمادہ تھے بلکہ ایکدو ساہوکار بھی خریداری پر مستعد ہو رہے تھے مگر عوام کی خوش قسمتی سے مہاراجہ صاحب بہادر نے خرید لیا اگر کوئی اور شخص خریدتا تو عام کو فایدہ پہونچنا محال تھا۔ بعد فروخت مکان کے پوچ صاحب بقضائے الٰہی فوت ہو گئے مگر چونکہ جہاندیدہ اور بڑے دانا تھے اسلئے بمقتضائے دانائی خود اپنی حیات میں کل جایداد و رچیلوں کا پورا انتظام کر گئے یعنے مسمی مہندر رکھہ اپنے چیلہ کو بجائے

خود مسند نشین قرار دیکر بذریعہ مراسلہ ڈپٹی کمشنر صاحب لودیانہ کو اطلاع دیدی اور ایک وصیت نامہ لفافہ میں سربمہر بند کرکے بموجب قاعدہ قانون دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب لودیانہ میں بطور امانت رکھے گئے تاکہ بعد وفات کے اُسپر عمل درآمد ہو اب تک کسی کی جال سے درخواست کھولنے اُس لفافہ کی نہیں گذری بالفرض اگر بقول اُن کے اِس مکان دھرم سالہ کو دھرم ارتھ ہی سمجھا جاوے تو بھی مہاراجہ صاحب کے قابض ہونے سے کچھ کسیطرح کا نقصان عاید نہیں ہو سکتا بلکہ امورات خیرات اور دھرم ارتھ میں ہر طرح سے ترقی ہوگی +

اخبارات تار برقی

شملہ ۱۸ اگست کابل سے خبر آئی ہے کہ امیر کابل نے تمام افغانستان کے شمالی حصے میں اشتہار دیا ہے کہ دشمن نے قندھار کو فتح کر لیا ہے اور میں ایک ہفتہ کے اندر یہاں سے قندھار روانہ ہونگا یہہ افواہ ہے کہ امیر نے کابل کی فوج کو پوری تنخواہ دیدی ہے اور غزنی اور قلات غلزئی کو واسطے تیار کروانے سامان بار برداری اور سامان جنگ کے روپیہ روانہ کیا ہے جنرل محمد جان اور اُسکے ہمراہی کئی ایک سردار قید کئے گئے ہیں کابل میں امن و امان ہے +

نیچ میں ۲۰ اگست کو ایک حادثہ ریلوے اسٹیشن پر ہوا کہ ٹرین کو دوسری گاڑیوں سے دھکا لگا دو ڈبے اور سات گاڑیاں لین پر سے گر کر ٹوٹ گئیں اور اسباب کا کچھ نقصان نہیں ہوا +

ایوب خان دل و جان سے اِیبات کی کوشش کر رہا ہے کہ رعایا اُس سے ناراض نہ ہو۔ اور اپنے سپاہیوں کو اُسنے سخت حکم دیا ہے کہ رعایا سے کسی قسم کی بدسلوکی نہ کریں +

ایوب خان کی والی شیر علی کی برادر زادی کے ساتھ منگنی ہوگئی +

ایوب کو اپنی فوج کے لئے اسلحہ کی سخت ضرورت ہے اُسکو کہیں سے خبر لگی ہے کہ قندھار اور اُسکے گرد نواح میں بہت سا خزانہ۔ بندوقیں۔ زنبلیں وغیرہ چھپی پڑی ہیں۔ جنکی تلاش میں وہ دل و جان سے مصروف ہے +

سردار محمد حسن خان حاکم تنگر زمینداور کو گیا ہے +

سرتیپ نور محمد ایوب سے ناراض ہوکر کوکران کو چلا گیا ہے جہاں اُسکا گھر ہے۔ کیونکہ حکومت قندھار کی ہاشم خان کو ملی ہے +

وہ خوجہ میں ایوب اُس فوج کو تیار کر رہا ہے جو کابل پر حملہ آور ہوگی +

ایوب نے کہتے ہیں کہ۔ حال کی فتح میں امیر کا پانچ لاکھ روپیہ حاصل کیا +

بعد میں خبر آئی ہے کہ درانی لوگ ایوب سے اسواسطے ناراض ہو رہے ہیں کہ وہ اُنکو جبراً فوج میں بھرتی کر رہا ہے +

سنتے ہیں کہ ایوب خان بالفعل کابل پر بڑھنے کے ارادے پر قندھار اور اُسکے گرد نواح کو بخوبی مطیع بنانے کو ترجیح دے رہا ہے۔ اور تمام انگریزی مدبر اُسکی اِس عقلمندی کی تعریف کرتے ہیں۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ جسطرح اُسنے قندھار کو فتح کیا ہے۔ اسیطرح اگر وہ سر زور کابل پر بڑھ جاتا تو شکست کبھی نہ کھاتا۔ لیکن اب ایوبخان ایسا کام کیوں کرے جسکے انجام میں کسی قسم کا شک ہو۔ وہ جانتا ہے کہ حال کی فتح اُسنے اپنی فوج کی بہادری اور کثرت کے باعث سے حاصل نہ کی تھی۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ اگر امیر کے جرنیل سے بیوقوفی نہو جاتی تو ضرور اُسے شکست کھانی پڑتی۔ کیونکہ یاد رہے کہ امیر کی فوج علاوہ باآئین اور بخوبی مسلح ہونے کے تعداد میں بھی چار رجمنٹیں تھی۔ حالانکہ اُسکی سپاہ کُل آٹھ سو تھی اور وہ بھی بے آئین اور خراب حالت میں۔ پس اگر پہلے اُسنے قسمت کے زور سے فتح حاصل کرلی۔ تو یہہ دانائی نہیں ہے کہ بغیر پختہ تیاری کے پھر قسمت پر ہی بھروسہ رکھکر کام کرے۔ ایسی قسمت ہے کہ جسکے پلٹنے میں کچھ دیر نہیں لگتی۔ افغان تو جانتے ہی ہیں کہ کوئی شخص کابل پر حکومت نہیں کر سکتا جو قندھار نہ رکھتا ہو پس ایسی حالت میں ایوب کا قندھار کو بخوبی سے قابو میں کرنا اور اُسپر نیک نیت حکومت جمانا ہی دراصل کابل پر چڑھنے کا اعلیٰ اور سہل طریقہ ہے +

اِدھر امیر قندھار سے ہاتھ دھوکر اب قلات غلزئی پر گرمجوشی کے ساتھ نئے سپاہی کی فوجیں بھیج رہا ہے جہاں علاوہ جنرل غلام حیدر خان کے قندھار کے تمام افسران امیر اسوقت جمع ہیں۔ مثلاً سردار محمد ہاشم خان۔ قاضی سعد الدین خان۔ غلام حیدر صاحبزادہ وغیرہ۔ ایوب اِس مجمع سے بیخبر نہیں ہے اور شاید اسی کے انتشار کو مدنظر رکھکر وہ قندھار میں فوجیں بھرتی کر رہا ہے +

امیر کابل کا سفیر میر احمد جو اسوقت شملہ میں حضور ویسرائے کی قدمبوسی کا انتظار کر رہا ہے۔ بیان کرتا ہے کہ گو کیا ہوا ایوب نے قندھار لے لیا ہے مگر اُسے یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ وہ فتح ہی فتح حاصل کرتا جائے گا۔ امیر صاحب کے

پاس بہت فوج کابل میں جمع ہے۔ تمام سامان سے آراستہ اور فوجی طریقے میں کامل۔ علاوہ ازیں انکے پاس بے انتہا روپیہ اور سامان ہے جب چاہیں وہ خاطر خواہ فوجیں جمع کر سکتے ہیں۔ غزنی میں انکی چار ہزار فوج ہے۔ امیر صاحب کی فوج کابل شیرپور کی چھاونیوں میں مقیم ہے۔ امیر صاحب خود بالا حصار میں نہیں رہتے۔ بلکہ ایک قلعہ میں جو وادی چاردہ میں واقع ہے۔ لیکن بقول اخبار پائونیر چاہے کچھ ہو۔ امیر کو چاہئے کہ اب بھی ہوش میں آئے تاکہ ان جمع کی ہوئی فوجوں میں بھی نمکحرامی کی بو نہ سمائے۔ جانئے کیسی اور کتنی فوج امیر کے پاس کیوں نہ ہو۔ اگر اس فوج نے کابل کے گرد نواح ہی میں ایوب کا مقابلہ کیا۔ تو فتح ناممکن ہے۔ داود شاہ کے سے لوگوں کا بیان ہے کہ امیر عبدالرحمان قدرتاً ہی سے سست ہے۔ لیکن البتہ بروقت دھکیلے جانے کے وہ ثابت قدمی سے لڑتا ہے۔ افسوس تو یہہ ہے کہ امیر نے ظالمانہ کارروائیاں کر کے اپنے دوستوں کو بھی دشمن بنا لیا ہے۔ اور یہی باعث ہے کہ وہ طرن ہے کہ اب اگر لڑائی کے واسطے آگے بڑھے تو پچھلی حکومت کسی کے سپرد کرے +

وائسریگل دورہ۔ حضور وائسرائے یکم نومبر کو شملہ سے روانہ ہونگے ۲ تاریخ کو دہلی پہنچینگے جہاں تین روز قیام فرما ۹ تاریخ کو بروز دوشنبہ رونق افروز آگرہ ہونگے ۱۴ تاریخ کو آگرہ سے متھرا تشریف لیجاکر دوسرے روز پھر واپس آگرہ میں آجائینگے۔ ۱۶ تاریخ کو روانہ بطرف جیپور ہونگے۔ دو روز وہاں قیام فرمائینگے۔ پھر ۱۹ تاریخ کو وہاں سے اجمیر کو بڑھینگے۔ ۲۰ اور ۲۱ وہاں رہکر ۲۲ کو چتور کی طرف تشریف لیجائینگے۔ جہاں ایکروز رہکر ۲۳ کو وہاں سے واپس بطرف آگرہ ہونگے جہاں ۲۵ تاریخ کو پہونچکر ۲۶ کو وہاں سے بنارس میں آئینگے ۳۰ روز میں یہاں کی سیر فرما کر یکم دسمبر کو سیدھے کلکتہ کیطرف روانہ ہونگے جہاں ۲ دسمبر کو پہنچ جائینگے +

روس کا سرکاری اخبار مشتہر کرتا ہے کہ گورنمنٹ روس نے کوئی عہدنامہ مرو والوں سے نہیں کیا۔ اور نہ کرے گی بھی کیوں؟ اُسے زیادہ ملک کی خواہش بالکل نہیں ہے۔ اگر وہ کچھ چاہتی تو یہی چاہتی ہے کہ اُسکی سرحد وسط ایشیا میں بخوبی پختہ رہے۔ ہاں وہ انگلستان کی قابلیت کی تعریف کرتی ہے اور اُمید کرتی ہے کہ جس عمدہ پالیسی کو وہ اختیار کر رہا ہے یقیناً وہ روس اور انگلستان کی پُرانی دشمنی کو دل نے عین کر کے دونوں طاقتوں میں ہمیشگی تمام دوستی قایم کرے گی +

علاقہ پٹنہ میں مشہور ہو رہا ہے کہ۔ تمام ہندوؤں کو حکم ہوا ہے کہ اتوار کے روز نمک نہ کھائیں۔ نہ ہل چلائیں اور نہ بستر پر سوئیں۔ چنانچہ اکثر لوگ ان باتوں پر مذہبی احکام کے رو سے عمل کر رہے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ہندوؤں کے نام یہہ حکم اجودھیا جی سے آیا ہے۔ بعض کہتے ہیں جگناتھ جی سے اور بعض مشہور کر رہے ہیں کہ گورنمنٹ انگریزی کا ہے +

لاہور کے تالاب آبرسانی کی تنگنگی کا باعث دریافت کرنے کو مندرجہ ذیل صاحبان کی کمیٹی بیٹھی ہے۔ مسٹر سیکل صاحب چیف انجنیر سندھ پنجاب و دہلی ریلوے۔ مسٹر ڈی بکنگھم اگزکٹو انجنیر (گورنمنٹ کی طرف سے) مسٹر جے کیمبل سول انجنیر (ٹھیکہ داروں کی طرف سے) +

پشاور میں کی بارشوں کے اثر سے سڑک ٹوٹ گئی +

لودیانہ

جناب صاحب کمشنر بہادر کے اجلاس میں ۲۶ اگست تک مقدمات فیصل ہونگے +

۲۰ اگست کو جناب مسٹر برڈ صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنر بہادر تشریف لائے اور اپنے عہدہ کا چارج لیا +

شہر میں بہت سے لوگ جالندھر سے بخوف ہیضہ بھاگ آئے ہیں اگر آئندہ کو روک ہو جاوے کہ کوئی شخص وبائی شہر سے یہاں آکر نہ ٹھہرے تو اچھا ہے +

اشتہار

ہمارے پیشوائے پوج مہتابہ مکھ صاحب جی جو عالم میں شان اعلے درجہ کے معزز نامور ونیک مشہور معروف تھے بیہہات وافسوس بدبختی طالع ونحوست ایام نافرجام سے بتاریخ ۱۰ ساون سمبت ۱۹۳۸ مطابق ۲۳ جولائی ۱۸۸۱ء اس جہان فانی سے رخت ہستی اُٹھاکر راہ رو اقلیم عدم ہوگئے۔ صاحبو کیا کیجئے قضا وقدر سے کسکو چارہ ہے کون دم مار سکتا ہے آہ و زاری سے کیا ہو سکتا ہے ناچار صبر درکار ہے۔ بروز سرگباشی جناب ممدوح حسب وصیت انکے اس خاکسار نے چند درچند روپیہ و اشرفی حتی المقدور نثار کیا اور کریا دوشالہ پشمینہ تیت واگر اسکا توان تیار کر کے بہ تجمل خسروانہ تا منزل مگر زیر ہو پہنچایا اور پھول انکے مرمی غوث سے محافہ میں رکھکر روانہ ہردوار کئے گئے اور ستر ہویں کو قریب ۱۰ ہزار فقرے غریب غربا کو جو دور نزدیک سے شمل ہو کر جمع ہوئے تھے بانٹ دیا جسکا اصول عالم میں اظہر من الشمس ہے اگرچہ یہہ فقیر کسی لایق نہ تھا مگر بہ یمن برکت جناب مرحوم کے یہہ سب کام بخوبی انصرام پایا۔ اور سوائے اسکے خاص علاقہ فریدکوٹ میں اور نیز قرب وجوار میں دو ٹل جسکے ساتھ ایکروپیہ نقد بھی تھا ہر متنفس برہمن کو دیا اور بموجب وصیت پوج جی کے دیگر شہروں میں بھی دوٹل بھیجا جاویگا۔ چونکہ پوج صاحب مرحوم کمال درجہ کے مہذب اور مدبر تجربہ کار تھے اسلئے بحین حیات خود سب کام انصرام و انتظام بذریعہ تحریر وصیت نامہ کے فرما گئے یعنے

فدوی کو جو ایک گو نہ خدمتگذاری شرف حاصل ہی عمر عزیز کو اس وقت تک پہونچا یا بجائے خود گدی نشین قرار دیا۔ اور چیلہ ثانی مسمی سوہن رکھ کو جسکے چال چلن سے پوج صاحب سخت ناراض تھے خارج الارث کر گئے جسکا ذکر وصیت نامہ میں جو بدفتر ڈپٹی کمشنر صاحب لودیانہ بطور امانت سربمہر رکھا ہوا ہی مرقوم ہی اب سنا جاتا ہی کہ اُسنے اپنی جبلی عادت معہودہ سے مقام لودیانہ میں ایک فتنہ برپا کر کے اپنے آپکو گدی نشین قرار دیدیا ہی تاکہ اس موقعہ پر وہ لوگ جنکا بر قرار ہ روابط اتحاد و اعتقاد صاحب مرحوم سے تھا جو کچھ کہ بتقریب تعزیت معذرت ارسال کریں خود خورد برد کر جاوے چونکہ اکثر لوگونکو اُسکے خارج ہونے کی اب تک خبر نہیں ہی لہذا بذریعہ اشتہار ہذا جمیع صاحبان واسطہ داران پوج صاحب مرحوم کو مطلع کرتا ہوں کہ سوہن رکھ خارج الارث بوجہ اپنی بد چلنی کے ہو چکا ہی اور بجائے پوج صاحب مرحوم کے میں گدی نشین ہوا ہوں جس صاحب نے واسطے ارائے معذرت کے آنا ہو وہ بمقام فرید کوٹ میرے پاس آویں فقط

مرقوم ۱۵ اگست ۱۸۹۱ء

راقم
پوج مہندر کھ بمقام فرید کوٹ

اشتہار

چرچ مشن سکول ڈیرہ اسمعیلخان کے لئے تین اُستادوں کی حاجت ہی۔ پہلا سکنڈ ماسٹر جسنے کلکتہ یا پنجاب یونیورسٹی کا انٹرنس پاس کیا ہو۔ اور دو ورنیکولر ٹیچر جنہوں نے کسی نارمل سکول میں خاطر خواہ تعلیم پاکر محکمہ تعلیم میں کام کیا ہو یا کرتے ہوں اور اپنی لیاقت و نیک چلنی کا ثبوت دے سکتے ہوں منیجر صاحب ڈیرہ سکول کی خدمت میں درخواست معہ اسناد بھیجدیں۔ سکنڈ ماسٹر کے لئے چالیس روپیہ اور ورنیکولر ٹیچروں کے لئے فی کس بیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہو گی لیکن اگر سائلوں یا درخواست کنندوں کی لیاقت و تجربہ کا زیادہ ثبوت مل سکے تو زیادہ کی گنجائش ہو گی +

راقم
اے۔ جیلی۔ ڈیرہ اسمعیلخان

آئینہ قران

آئینہ قران جسکا اشتہار اخبار ہذا میں چند مرتبہ شایع ہو چکا ہی اب وہ چھپنا شروع ہو گیا ہی جن جن صاحبوں کی درخواستیں بغرض خریداری ہمارے پاس پہونچ چکی ہیں بعد تیاری انکی خدمت میں مرسل ہو گا مگر شرط یہہ ہی کہ ۸ر قیمت اور ایک آنہ محصول ڈاک پیشگی روانہ کر دیں بعد تیاری کے ۱۲ر کو معہ محصول دیجاویگی اب جو صاحب درخواست روانہ فرماویں ساتھ ہی قیمت بھی بھیجدیں کتاب نایاب ہی ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاویگی تو بعض شایقین رہجاوینگے +

المشتہر
پادری ویریصاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

اشتہار

ایک گاڑی چوپہیہ معہ گھوڑا اور اُسکے دیگر ساز و سامان کے جناب پادری نیوٹن صاحب کے پاس بکاؤ موجود ہی جس صاحب کو درکار ہو وہ مشن احاطہ لودیانہ میں آنکر ملاحظہ فرمالیں اور قیمت اُسکی چار سو بیس روپیہ ہی +

اشتہار

ناظرین اخبار نور افشاں کو واضح ہو کہ ہم کتاب مسمی بہ عدم ضرورت قران کو جو کہ پادری جی ایل ٹھاکرداس نے تصنیف کی تھی شایع کرنیکی تجویز کرتے ہیں۔ کتاب مذکور کے ایکسو پچاس صفحہ ہونگے اور قیمت معہ محصول فی جلد ۸ر ہو گی بلا محصول ۷ر اسلئے جو صاحبان کتاب مذکورہ بالا خریدنا چاہتے ہیں درخواست ارسال فرمائیں فقط

المشتہر
پادری ای۔ ایم ویری مہتمم مشن پریس لودیانہ

دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہی قیمت بہہ پیشگی سالانہ بلا محصول عہ معہ محصول ۱؎ ۔ ۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول للعہ ۔ ۳ پرچہ کیواسطے صہ ۔ ۴ پرچہ کیواسطے معہ محصول سعہ ۔ ۵ پرچہ کے واسطے معہ محصول ۶ؔ ۔ ۶ پرچہ کیواسطے معہ محصول لعہ ۔ ۱۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول لعہ قیمت بذریعہ منی آرڈر یا ٹکٹ ڈاکخانہ میں نام مہتمم بھیجی جاوے +